سوال

(268)تراویح میں ختم قرآن کے موقع پر مٹھائی تقسم کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

محترم علمائے دین!مندرجہ ذیل مسئلہ میں شریعت کا کیا حکم ہے؟کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تراویح قرآن ختم ہونے پر کوئی کھانے پینے کی چیزیا مٹھائی تقسیم کی تھی،یا کسی صحابی،تابعی،تبع تابعی ی اسلف صالحین میں سے کسی نے ایسا کیا تھا؟'اگر یہ کام خیر القرون میں ہوناثابت ہے تو ہمیں کتاب کا نام' جلد،صفحہ اور مطبع سے مطلع فرمائیں۔اگر ثابت نہیں تو ہمیں بادلیل بتائیں کہ کیا یہ کام شرعا جائز ہے جب کہ وہ پابندی سے کیا جائے اور یہ کام کرنے والا کھانے پینے کی اس چیز کو یا اس مٹھائی کو تبرک سمجھتا ہو؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہماری معلومات کی مطابق نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی صحابی،تابعی یا امام سے یہ ثابت نہیں کہ جب وہ تراویح میں قرآن مجید ختم کرتے تھے تو کھانے پینے کی چیزیا مٹھائی تقسیم کرتے تھے اوراس کام کوالتزام سے ادا کرتے تھے۔بلکہ یہ نئی ایجاد شدہ بدعت ہے۔کیونکہ یہ ایک عبادت کے بعد عمل میں لائی جاتی ہے اور اس عبادت کی وجہ سے اوراس کے وقت کے مطابق کی جاتی ہے اوردین میں ایجاد ہونے وای ہر بدعت گمراہی ہے کیونکہ اس سے شریعت پرنا مکمل ہونے پرالزام لگتا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کردیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کردی اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند فرمالیا۔'' (المائدہ:۵/۳)

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا:''ہمیں رسول اللہ نے ایسا وعظ فرمایا کہ اس سے دلوں میں خوف پیدا ہوگیا اور آنکھیں اشک بار ہوگیں۔ہم نے عرض کی:یارسول!یوں لگتا ہے کہ یہ الوادع کہنے والے کی نصیحت ہے توآپ ہمیں کوئی (خاص) وصیت فرمائیں۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْمَهْدِيِّينَ الرَّاشِدِينَ تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ))

''میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور سن کرمان لینے کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ کوئی غلام ہی تمہارا امیر بن جائے۔جو شخص میرے بعد زندہ رہے گا بہت اختلاف دیکھے گا۔لہذا میری سنت پر اور میرے بعد آنے والے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت پر قائم رہنا۔انہیں مضبوطی سے تھامنا،(بلکہ) داڑھوں سے پکڑکر رکھنا اورنئے نئے کاموں سے بچنا،کیونکہ

ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''

حضرت امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا:

((مَن اَحدَثَ فِي الدِّينِ مَالَيسَ مِنهُ فَقَد زَعَمَ اَنَّ مُحَمَّدًا خَانَ الرِّسَالَةَ))

''جو شخص دین میں بدعت جاری کرتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فریضۂ رسالت کی ادائیگی میں (نعوذباللہ) خیانت کی ہے''

کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند فرمالیا۔'' (المائدہ: ۵/۳)

لہٰذا جو چیز اس وقت دین میں نہیں تھی وہ آج بھی دین بند سکتی۔ لیکن اگر کبھی کبھی یہ کام ہو جائے اور اسے لازمی نہ سمجھا جائے تو کوئی حرج نہیں۔

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

اللجنة الدائمة، رکن: عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان، نائب صدر: عبدالرزاق عفیفی، صدر: عبدالعزیز بن باز

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد دوم - صفحہ 306

محدث فتویٰ